93528- شیخ الاسلام رحمہ اللہ کی قول \ "ہلال اسے کہا جاتا ہے جسے لوگ دیکھیں اور دیکھائیں

سوال

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا قول ہے :

"اس مسئلہ میں اصل یہ ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے ہلال اور مہینہ کے مسمی پر کئی ایک احکام معلق کیے ہیں . . .

لیکن لوگ اس میں تنازع کرتے ہیں کہ آیا ہلال اسے کہا جائیگا جو آسمان میں ظاہر ہوتا ہے ، چاہے لوگوں کو اس کا علم نہ ہو ؟ اور اس سے مہینے کا آغاز ہو جائیگا ، یا کہ ہلال اسے کہا جائیگا جسے لوگ دیکھیں اور شور کریں ، اور مہینہ اسے کہا جائیگا جب لوگوں میں مشہور ہو جائے .

اس میں دو قول ہیں : شیخ الاسلام رحمہ اللہ دوسرے قول کی طرف مائل ہیں ، یعنی لوگ چاند دیکھ کر شور کریں ، اور اسی اساس پر شیخ الاسلام اس طرف مائل ہیں کہ اگر کوئی شخص اکیلا ہی چاند دیکھے تو وہ روزہ لوگوں کے ساتھ ہی رکھے گا ؛ کیونکہ ہلال اسی دن ہو گا جب لوگ اسے دیکھیں گے .

اور میرا دل بھی اسی پر مطمئن ہے کہ روزہ اسی دن رکھا جائیگا جب لوگ رکھیں گے ، لیکن یہاں میرے ذہن میں ایک اشکال پیدا ہو رہا ہے کہ ہلال اور مہینے کا مدلول کیا ہے ، جو یہ کہتا ہے اسکی دلیل کیا ہے ؟

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تو فرمان ہے :

"جب تم چاند دیکھو"

اس بنا پر تو میرے نزدیک یہ ساقط ہو جاتا ہے کہ ہلال اسے کہا جائیگا جسے لوگ دیکھیں ، اور یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہلال آسمان میں چاند کو ہی کہا جائیگا ، تو کیا اس پر مبنی حکم "جو شخص اکیلا چاند دیکھے تو وہ لوگوں کے ساتھ ہی روزہ رکھے" ساقط ہو جائیگا ؟

پسندیدہ جواب

اول :

شیخ الاسلام رحمہ اللہ کا یہ قول کہ :
ہلال وہ ہے جو لوگوں میں شور ہو کر دیکھا جائے ، اور مہینہ وہ ہے جو لوگوں میں مشہور
ہو جائے ، یہ قول کئی ایک دلائل پر مبنی ہے :

اول :

اللہ سبحانہ وتعالی نے الھلال اور
الشھر کے مسمی پر کئی ایک احکام معلق کیے ہیں ، مثلا روزہ اور عید اور قربانی وغیرہ
اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{آپ سے چاند کے متعلق دریافت کرتے
ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ یہ لوگوں (کی عبادت) کے وقتوں اور حج کے موسم کے لیے ہے، (
احرام کی حالت میں) اور گھروں کے پیچھے سے تمہارا آنا کچھ نیکی نہیں، بلکہ نیکی
والا وہ ہے جو متقی ہو، اور گھروں میں تو دروازوں میں سے آیا کرو، اور اللہ سے ڈرتے
رہو، تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ}.

یہاں اللہ سبحانہ وتعالی نے بیان
کیا ہے کہ چاند لوگوں کی عبادت اور حج کے موسم کے اوقات کے لیے ہیں.

اور ایک مقام پر ارشاد باری تعالی
ہے :

.{اے ایمان والو! تم پر روزے رکھنا
فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے، تاکہ تم تقوی اختیار
کرو}.

.{گنتی کے چند ہی دن ہیں لیکن تم میں
سے جو شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو تو وہ اور دنوں میں گنتی پوری کرے، اس کی طاقت رکھنے
والے فدیہ میں ایک مسکین کو کھانا دیں، پھر جو شخص نیکی میں سبقت کرے وہ اسی کے لیے
بہتر ہے، لیکن تمہارے حق میں بہتر کام روزے رکھنا ہی ہے اگر تم علم رکھتے ہو}.

اور پھر ہلال الاستھلال سے ماخوذ ہے،
جس کا معنی آواز بلند کرنا ہے، اور شھر الاشتھار سے ماخوذ ہے، اس لیے جس کی لوگوں
کی نے آواز بلند نہیں کی، اور نہ ہی وہ لوگوں میں مشہور ہوا نہ تو وہ ہلال کہلائیگا،
اور نہ ہی ہی مہینہ.

دوم :

ذوالحجہ کی رؤیت ہلال پر قیاس، شیخ
رحمہ اللہ کا قول ہے :

میرے علم کے مطابق تو یہ کسی نے نہیں
کہا کہ جو شخص نے چاند دیکھا ہو تو اکیلا ہی وقوف عرفہ کرلے باقی حاجی نہ کریں،
اور وہ اکیلا قربانی کرے، اور جمرات کو رمی بھی اکیلا ہی، اور صرف اکیلا ہی حلال
ہو جائے.

یہ بتائیں کہ رمضان اور ذوالحجہ کے
چاند میں کیا فرق ہیں؟ رمضان المبارک میں وہ اپنی رؤیت پر عمل کرکے جماعت کی مخالفت
کیوں کرتا ہے، لیکن وہ ذوالحجہ میں اپنی رؤیت پر عمل کیوں نہیں کرتا؟

سوم :

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا
فرمان ہے :

"روزہ اس دن ہے جس دن تم روزہ رکھتے
ہو، اور عید اس روز ہے جس روز تم عید مناتے ہو، اور عید الاضحی اس دن ہے جس دن تم
قربانی کرتے ہو"

سنن ترمذی حدیث نمبر (697) علامہ
البانی رحمہ اللہ نے سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ حدیث نمبر (244) میں اسے صحیح قرار
دیا ہے.

حدیث کا معنی یہ ہے کہ رمضان اور عید
الفطر اور عید الاضحی مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ ہوگی، اس میں کوئی شخص بھی انفرادی
طور پر نہیں کرسکتا، اسی لیے امام احمد رحمہ اللہ کی ایک روایت ہے کہ :

"امام اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ
روزہ رکھے، کیونکہ اللہ جماعت کے ساتھ ہے"

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے
جو قول اختیار کیا ہے اس کے یہ دلائل قوی ہیں.

دیکھیں : مجموع فتاوی ابن تیمیۃ(25
/109–118).

دوم :

بلاشک وشبہ یہ مسئلہ اجتہادی مسائل
میں شامل ہوتا ہے، جن میں علماء کرام کے ہاں اختلاف پایا جاتا ہے، مسلمان کو چاہیے
کہ وہ مسائل کی تحقیق کرے اور اس میں سے شرعی دلائل کے مطابق راجح معلوم کرے، اور
جو اسے راجح معلوم ہو اس پر عمل کرلے، جیسا کہ بعض سلف کا قول ہے : جس نے جو سنا اور
اسی پر انتہاء کی تو اس نے اچھا کیا.

اس لیے اگر مندرجہ بالا دلائل پر دل
مطمئن نہ ہو، اور آپ دیکھیں کہ انفرادی رؤیت ہلال کے مطابق رمضان کا روزہ رکھنے کے
وجوب کے قول کو صحیح سمجھیں تو آپ پر اپنے نزدیک راجح مسئلہ پر عمل کرنا لازم ہوگا.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل
سوال کیا گیا :

اگر کسی شخص کو رؤیت ہلال کے ساتھ مہینہ
شروع ہونے کا یقین ہوجائے اور وہ سرکاری محکمہ کو اطلاق بھی نہ دے سکتا ہو تو کیا
اس پر روزہ رکھنا فرض ہوگا یا نہیں ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

"اس میں علماء کرام کا اختلاف پایا
جاتا ہے، کچھ علماء تو کہتے ہیں کہ اس پر روزہ رکھنا لازم نہیں، کیونکہ ہلال تو وہ
ہے جب لوگ چاند دیکھ کر شور کریں، اور لوگوں میں مشہور ہوجائے.

اور کچھ علماء کرام کہتے ہیں کہ : اس
پر روزہ رکھنا لازم ہے کیونکہ ہلال وہ ہے جو غروب شمس کے بعد دیکھا گیا ہو، چاہے وہ
لوگوں کے مابین مشہور ہوا ہو یا نہ.

مجھے تو یہی لگتا ہے کہ جس نے چاند
دیکھا اور رؤیت پر یقین ہو اور وہ ایسی جگہ ہو جہاں کوئی اور شخص نہ ہو، یا پھر

چاند دیکھنے میں اس کے ساتھ کوئی دوسرا شخص شریک نہ ہو تو اسے روزہ رکھنا لازم ہے،
کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا عمومی فرمان ہے :

.{تم میں سے جو کوئی بھی رمضان
المبارک کا مہینہ پالے تو وہ رمضان کے روزے رکھے}.

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا
فرمان ہے :

"جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو"

لیکن اگر وہ شہر میں ہے اور اس نے
سرکاری محکمہ میں جا کر گواہی دی اور اس کی گواہی رد کر دی گئی تو پھر اس حالت میں
وہ خفیہ طور پر روزہ رکھے گا، تا کہ لوگوں کی مخالفت اعلانیہ طور پر نہ ہو" انتہی

دیکھیں : مجموع فتاوی الشیخ ابن
عثیمین (74/19).

واللہ اعلم.